عبدالحمید سواتی نے راقم الحروف کو بتایا کہ چند سال قبل مولانا سید احمد اکبرآبادیؒ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا معراج الحق مدظلہ کے ہمراہ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ تشریف لائے تو ایک مجلس میں مولانا اکبرآبادیؒ نے یہ واقعہ سنایا کہ جب مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے بارے پروفیسر محمد سرور صاحب مرحوم کی کتاب سامنے آئی اور اس کے مندرجات کے حوالہ سے مولانا سندھیؒ کے نظریات پر بحث وتمحیص کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک موقع پر حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے مولانا سید احمد اکبرآبادیؒ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ یہ ہماری کوتاہی ہے مولانا سندھیؒ کی شخصیت اور افکار کے بارے میں یہ کتاب مجھے لکھنی چاہیئے تھی یا آپ کو اس پر قلم اٹھانا چاہیئے تھا یہ کتاب اگر ہم میں سے کوئی لکھتا تو یہ مسائل پیدا نہ ہوتے جو اب سامنے آچکے ہیں۔ مولانا سواتی نے اسی جذبہ کے ساتھ اس نازک موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور علالت اور ضعفِ بصارت کے عارضہ کے باوجود مولانا سندھیؒ کے علوم وافکار کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ اس کتاب میں جمع کردیا ہے مصنف کی ہر رائے اور تجزیہ سے اتفاق ضروری نہیں لیکن مولانا سندھیؒ کے افکار کو خود ان کی زبان اور ان کی علمی وتحریکی وابستگی کے پس منظر میں پیش کرنے کی ایک معقول اور سنجیدہ کوشش ہے جو اس مرد درویش کے بارے میں بہت سی غلط فہمیوں کے ازالہ کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ تین سو کے لگ بھگ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے ادارہ نشرواشاعت نے معیاری کتابت وطباعت کے ساتھ سفید کاغذ پر شائع کی ہے جس کے مضبوط جلد سے مزین ایک نسخہ کی قیمت اکسٹھ ۶۱ روپے ہے۔

تحریکِ ہجرت

مرتب : جناب شاہد حسین خان

کتابت وطباعت معیاری

صفحات : ۱۴۲

قیمت مجلد : ۴۵ روپے

ملنے کا پتہ : مکتبہ شاہد علی گڑھ کالونی کراچی ۔ ۷۵۸۰۰

برصغیر پاک وہند وبنگلہ دیش پر برطانوی استعمار کے غلبہ وتسلط کے خلاف آزادی کی طویل اور صبر آزما جنگ جن مراحل سے گزری ان میں ایک معرکۃ الآراء دور ۱۹۲۰ء کا بھی ہے جب